سخنان منظم و منظوم

عید قرباں کا مہینہ آ گیا
لطف و احساں کا مہینہ آ گیا
یہ مہینہ راحم الافراد ہے
ماہ یہ مجموعۂ اعیاد ہے
عید اول عید اضحیٰ ہے حضور
اب بھی جو محبوب دنیا ہے حضور
یادگاروں کا تسلسل جس میں ہے
اور بے شبہہ تعقل جس میں ہے
ماں کی ممتا کا فسانہ یاد ہے
وہ محبت کا زمانہ یاد ہے
سعی و زم زم یادگار عشق ہیں
آج بھی دونوں وقار عشق ہیں
طاعت خالق میں بھی ملحوظ ماں
خدمت رازق میں بھی ملحوظ ماں
ماں کی عظمت ہے بہت، ایمان سے
ماں کا رتبہ پوچھئے قرآن سے
تربیت ماں کی بناتی ہے خلیلؑ
اور اسماعیلؑ سا ابن جلیل
جن کی قربانی کے جذبے یاد ہیں
جن کے وہ تاریخی قصے یاد ہیں

عید دوم کیا ہے وہ عید غدیر
شاد جس دن ہو گئے شاہ و فقیر
منتخب جس دن ہوا حق کا ولی
یعنی بہر جانشینیٔ نبیؐ
کون؟ وہ مولا علیؑ مرتضیٰ
یعنی محبوب خدا و مصطفیٰؐ

جس کی سیرت کا امیں قرآن ہے　　جس کا بس مال ثمیں قرآن ہے
جس کی مولائی ہوئی سب کو قبول　　تہنیت دینے لگے خار اور پھول
غم کرے محسوس جس دن کفر تک　　ہو گیا مایوس جس دن کفر تک
عرش سے اونچی زمیں جس دن ہوئی　　حد ہے بس تکمیل دیں جس دن ہوئی

تیسری وہ عید جس سے ہو گئی　　دہر میں کٹ حجّتی کی ہار بھی
جس سے شرمندہ مسیحیت ہوئی　　جس سے ہٹ دھرمی کی بس ذلت ہوئی
فتح سچائی نے جس دن پائی ہے　　کاذبوں نے خوب منہ کی کھائی ہے

شادی و غم آگے پیچھے ہیں مگر　　پڑھ لو تاریخیں ذرا شک ہو اگر
باقرؑ علم نبیؐ کا غم بھی ہے　　مسلمؑ مظلوم کا ماتم بھی ہے
کون مسلمؑ سرخیٔ کرب و بلا　　جس کی مظلومی کا شاہد ہے خدا
جس شہادت سے جہاں میں ہو گئی　　ابتدا قربانیٔ شبیرؑ کی
جس کے خوں کا قطرہ قطرہ کہہ اٹھا　　ہم ہیں تمہید کتاب کربلا

(ادارہ)